تذکار دجال، اطلاقات واشتباہات
یہودیت واسلام، تقابلی مطالعہ

زاہد لطیف ☆
ڈاکٹر طاہرہ بشارت ☆☆

The world is surrounded by terrestrial and heavenly calamities and this variation is caused by human actions and deeds. As a result of innovation and technological advancement, man has started encroaching upon the routine system of nature. Man,s increasing intrusion in nature would result in a great illusion that would basically a mirage. This artificial reality that is actually an illusion would prevaricate the man to an extant that man would increasingly ensnarled in it and would presume it as divine. The person having such qualities based on extra rational innovations and semi jinni believes, would be a superman and he would be called as "Dajjal". The arrival of dajjal is that reality which is proved of by all Abrahamic religions. It,s called armilus in Judaism, antichrist in Christianity and dajjal in Islam. There are differences of opinion regarding identity of dajjal.It is surprising that the one who is called dajjal in Islam is considered the ultimate savior in Judaism. In the same way, the symbols of dajjal described by Christianity is similar to that of in Islam. In this article I is attempted to depict the correct picture of that tiring and enigmatic personality. Similar concepts of dajjal are in the air i.e. whether it would be a name of a person or a super power or a political power and in the same way his being a single eyed entity resulted in a different kind of interpretation and predictions by different thinkers and scholars. Different confusing interpretation of dajjal have increased the importance of this issue to the extant that it has become necessary to present a factual conception of dajjal in front of the people at large.

اختتام کائنات سے قبل کرہ ارض کو شر وفساد ڈھانک لیں گے ادیان سماویہ اس بات پر بخوبی اتفاق رائے رکھتے ہیں۔ علامات قیامت کے ابہام در ابہام میں جو حقیقت مخفی ہے اس کا اظہار اور پیش کرنا بجائے خود کسی قیامت سے کم نہیں۔ احوال عصریہ کی روشنی میں تطبیق کی پیچیدگیوں کی شدت اور قوی تر قرائن کی بنیاد پر اندازوں اور قیاسات کو قائم کرنا سب اس قدر گنجلک مگر دلچسپ ہے کہ جن کا انطباق عصری زمانہ میں اسی قدر کٹھن اور حوصلہ شکن بھی ہے۔

☆ لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجنیئر نگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور
☆☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

احتیاط کے پہلو کو حد درجہ ملحوظ رکھتے ہوئے، سلف وحلف کی تشریحات کے سائے تلے مقالہ نگار اپنی مقدور بھر کوشش کرے گا کہ حتی الامکان احادیث نبویہ کی کھینچ تان سے کوئی ایسا مفہوم نہ سامنے آئے جس پر مخصوص حالات کے دباؤ کا رنگ غالب نہ نظر آئے۔ صرف ایسی ہی حقیقت پیش کرنے پر اکتفا کیا جائے گا جس کا مفہوم صاف اور ظاہرہ زرین نظر آئے اور وہ بھی حتمی وکلی نہ سمجھا جائے کہ تحقیق وتدوین اپنی مقدور بھر کوشش سے ہی حقائق کی آشکاری کا نام ہے۔

اس وقت دنیا میں تین بڑے آسمانی مذاہب (یہودیت، عیسائیت، اسلام) کے متبعین ایک ایسی عظیم المرتبت ہستی کے منتظر ہیں جو زمانہ آخر میں ظاہر ہوگی اور انسانیت کی نجات دھندہ ہوگی۔ ہر ایک کے پاس اس ''مسیح موعود'' کی آمد کے واضح شواہد موجود ہیں لیکن اس اجمالی اتفاق کے بعد تینوں مذاہب اس کی تفصیلات میں شدید تر اختلاف رکھتے ہیں۔

یہودا اپنی اُخروی نجات کے منتظر ہیں جسے Messiah (مسیا یا پھر عبرانی میں Moshiach) بولا جاتا ہے، یہودی عقیدہ کے مطابق اس Messiah کے جو اوصاف بیان کیے گئے ہیں وہ اسلام وعیسائیت کے مطابق ''مسیح الشرو الضلالۃ'' ہوگا اور اسی کو دجال کاذب کے نام سے جانا جاتا ہے۔

یہودی نظریہ کے مطابق یہی مسیحا آکر ایک عظیم تر عالمی یہودی ریاست کا قیام عمل میں لائے گا، ہیکل سلیمانی تعمیر کرے گا اور تمام تر غیر یہود اقوام وملل اس مسیحا کی اطاعت قبول کرلیں گے۔

امم ثلاثہ (ادیان سماویہ) کے نظریات میں ایک اور چیز جو مشترک ہے وہ یہ کہ ''مسیحا'' جس سے انسانیت نجات پائے گی اُس کے ظہور سے قبل زمین پر ایک بڑی اور ہولناک جنگ برپا ہوگی جسے عیسائی آرماگیڈن (Armageddon) اور مسلمان ''ملحمۃ الکبریٰ'' کے نام سے جانتے ہیں۔ شر اور امن کی عالمی قوتیں باہم برسرپیکار ہوں گی اس طرح یہ ہولناک عالمی جنگ ''ام المعارک'' کہی جاسکتی ہے۔ یہود بھی خدا کی شدید مار کے زیر اثر تباہ کن ہلاکت خیزی دیکھیں گے اغلباً دنیا کے ایٹمی ہتھیار یہاں کام آئیں گے اور یہود و نصاریٰ ہتھیاروں کا زیادہ شکار ہوں گے اس کی دلیل کے طور پر بائبل کی کتاب زکریا کی آیت ملاحظہ ہوں۔

''خداوند یروشلم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے اُن کا گوشت سوکھ جائے گا ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اُن کی زبانیں ان کے منہ میں سڑ جائیں گی۔''(۱)

یہ اذیت ناک حالات اور یہودیت کا اس میں ابتلا یہودی عقیدہ کے مطابق "Pangs of Messiah" کہلاتا ہے یعنی مسیحا کا دردزہ۔ یہود مسیحا کے آنے کے لمحات کو عورت کے بچے جننے کی تکلیف

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے مشابہت دیتے ہیں کہ جس کے بعد بالآخر خوشی اور امن وامان کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔

الٰہی برگزیدہ وچنیدہ افراد اب ان الامر کلہ للّٰہ کی عملی تصویر بنے توحید کے نغمات گائیں گے۔ یہ وہی دور ہوگا کہ جس کی حیران کن تصویر احادیث نبویہ و بائبل میں کھینچی گئی ہے کہ جب عدوان الخلقت جانور باہم اکٹھے چریں گے تو کسی کو کسی سے ضرور لاحق نہ ہوگا اور یہ کہ بچہ سانپ کے بل میں بھی ہاتھ ڈالے گا تو اسے ضرر نہ ہوگا۔ یہی حقیقی واصلی الوہی New world order ہوگا جس کا حقیقی مسیحا دنیا میں اطلاق کر کے دکھائے گا۔

حقیقی مسیحا (عیسیٰؑ) سے قبل مسیحائے باطل وکاذب جو دنیا میں طوفان عظیم بپا کرے گا اور عالمی واتحادی قوتیں ملا کر عالم اسلام پر چڑھ دوڑے گا اس بربادی سے جو آتش فشاں کھلے گا امت اس انفجارِ عظیم کے دہانے کھڑی ہے۔ ارض مقدس (مسجد اقصیٰ) خون خون ہونے کو ہے۔ یہود قبۃ الصخرہ کو گرانے کی بھرپور تیاریوں کے لیے سٹیج سجائے بیٹھے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کے نیچے اور گردونواح میں مسلسل کھدائیوں کے بعد یروشلم کا یہ عظیم معبد بس معجزانہ ہی کھڑا ہے جس کے گرتے ہی آفت عظمیٰ آ کھڑی ہوگی۔ اقوام باہم دست وگریبان ہونے کو ہیں۔ نبی الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا مسیح کی بیان کردہ پیش گوئیاں پوری ہونے کو ہیں اور راہ کی ہمواری اسی عالمی کذاب، دجل وفریب کے دیوتا کے لیے ہو رہی ہے۔

اس وقت پوری دنیا کی سیاست وجغرافیے اور احوال میں جو تغیر وتبدل تیزی سے رونما ہو رہا ہے یہ سب اسی دجالی دور کی آمد آمد کی خبر دے رہے ہیں۔ تمیم داریؓ نے جس ویران جزیرے میں دجال سے ملاقات کی اور اس نے اپنے خروج کے ضمن میں بحرہ طبریہ میں پانی کے خشک ہونے کو اپنے نکلنے کی علامت بتایا، تو آج ہم دیکھ رہے کہ یہ پانی تیزی سے اور خطرناک حد تک خشک ہوتا جا رہا ہے اور اسرائیلی حکومت اس سلسلے میں سخت پریشان اور مدافعتی کوششوں میں ہے۔ چنانچہ The washington Post میں چھپنے والے آرٹیکل بعنوان Sea of Galili becoming dangrously dry میں مصنف Jackson Dichl نے واضح طور پر اس کا پانی خطرناک حد تک خشک ہونے کے متعلق لکھا ہے۔(۲)

اسی طرح شکاگو سن ٹائمز (Chicago Suntimes) میں بھی چھپنے والے ایک آرٹیکل کا عنوان یوں تھا۔(۳) sea of Galile slips to a record low. Israel's

اس کے علاوہ تازہ ترین خبر اس ضمن میں 30 اگست 2008 کی ہے جس کے مطابق گلیلی دریا کا پانی اس وقت ریکارڈ حد تک خشک ہو چکا ہے اور سرکاری ذرائع کے مطابق یہ سلسلہ مزید تیزی سے جاری رہے گا۔ اس بحران کی وجوہات قدرتی اور انسانی دونوں قرار دی جا رہی ہیں اور اسرائیلی حکومت سخت مدافعتی کوششوں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں مکن ہے۔(۴)

دجال کے مقام ومسکن اوراس کی روپوشی کا سوال اسرار ورموز کے دبیز پردوں میں چھپا ہے جوں جو اس کے ظہور کا وقت قریب آرہا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ باری تعالیٰ ابلیسی ودجالی قوتوں کے ٹھکانے کو کچھ نہ کچھ آشکار کرنا چاہتے ہیں۔ حیران کن امر ہے کہ جدید سائنس سیٹلا ئیٹس کے ذریعے سے اس کرہ ارضی کا چپہ چپہ چھان چکی ہے تو آخر اس کا انکشاف کیوں نہیں کر پاتی اور اس کے مسکن تک کیوں نہیں پہنچ پاتی حالانکہ یہ تو بحر و بر تک کی مکمل سیکنگ کر لینے کی دعویٰ دار ہیں مجھے نیٹ پر ریسرچ کے دوران برازیل کے ایمازون جنگل (Amazone forest) کے احوال کی اطلاع ملی اور یہاں ایک ایسے وحشی ترین قبیلے کی موجودگی کا پتہ لگایا گیا جس سے مہذب دنیا ابھی تک نابلد تھی۔ شدید سرخ فام اس قبیلے کے افراد کی بذریعہ ہیلی کاپٹر تصویر لی گئی جو ہیلی کاپٹر پر لکڑی کے ڈنڈوں سے حملہ آور ہونے کی کوشش میں دکھائی دیئے گئے۔ یہ حقائق واضح کرتے ہیں کہ دجال کے بعض ہمارے جدید نقاد جو کبھی اس سے مراد امریکی تہذیب لیتے ہیں تو کبھی اسرائیلی طیارے KFR کو اس کا مصداق گردانتے ہیں کبھی یاجوج ماجوج سے مراد چائنہ وروس مراد لے لیتے ہیں۔ ان کے لیے یہ بین دلیل ہے کہ جدید دنیا اگر ایسے لوگوں کا ابھی تک انکشاف کر رہی ہے تو یاجوج وماجوج یا دجال جیسے عظیم تر شیطانی خصائل کے حامل رہنما کا انکار کیونکر ممکن ہے کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حکمت نامہ کے تحت یہ بھی کسی نامعلوم مقام پر ٹھہرائے گئے ہوں۔ لہٰذا یہ کہنا کچھ بھی بعید از قیاس نہیں کہ دنیا میں ابھی تک بعض دشوار گزار مقامات ایسے ہیں جہاں نادیدہ آنکھ ابھی تک نہیں پہنچ پاتی۔

قصہ مختصر کہ مقام دجال معلوم ہو یا نہ معلوم، واضح ہو یا مبہم، معلوم ہوتے ہوئے بھی نامعلوم ہو یا پھر قطعی مجہول۔ حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو حدیث میں جس قدر بیان کیا گیا ہے، اس سے زیادہ جاننے میں یقیناً امت مسلمہ کا کوئی کوئی فائدہ نہ تھا۔ چنانچہ اسے مبہم رکھا گیا۔ ابہام کی تشریح کے پیچھے پڑنے کی بجائے ابہام کے مقصود ومنشا پر نظر رکھنی چاہیے یعنی مسکن دجال کی تعین کے بجائے فتنہ دجالی کی تیاری، دجالی مسکن معلوم ہو بھی جائے تو بھی نہ اسے کوئی قبل از وقت قتل کر سکتا ہے نہ ہی اس کے جزیرے تک پہنچ سکتا اور جونہی وہ نکل کر ساری دنیا میں دندنائے گا تو جس نے اس کے مقابلے کی تیاری اعمال صالحہ، سورۃ کہف کی تلاوت یا تسبیح وتحمید کے ذریعے نہ کر لی ہوگی اس کے لیے اس فتنہ سے جان بچانا مشکل وناممکن ہو جائے گا مرکز فتنہ معلوم کرنا اس قدر اہم نہیں جس قدر اس فتنے کا شکار ہونے سے بچنا اہم ہے اور خاتمہ کی تیاری کے لیے پرعزم جدوجہد ضروری ہے جو ایمان واستقامت فی الدین سے حاصل ہو سکتی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہودی دجال جو غیر معمولی سائنسی طاقتوں کا حامل اور ایک سپر قسم کا انسان ہوگا۔ یہ سپر مین حیران کن اور تباہ کن ٹیکنالوجیز کے ذریعے سے ساری دنیا کو رام کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس وقت بھی دنیا کے مختلف علوم وفنون میں خصوصاً عسکری و جینیاتی سائنس میں یہود کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کے نوبل انعام یافتہ سائنس دانوں کی ایک بڑی کھیپ ہے جو دجالی قیادت کے دنیا پر غلبہ حتیٰ کہ موت تک کو بھی قابو پانے میں کام کر رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ کو یکسر بدل ڈالنے والی ہر بڑی ایجاد کے پیچھے یہود ہیں وہ وڈیو ٹیپ یا نیوکلیئر ری ایکٹر ہو، آپٹیکل فائر کیبل ہو، مائیکرو پروسیسنگ چپ ہو یا پھر Tesla Technology ہو کہ جس کے ذریعے چشم زدن میں کسی بھی چیز کو نیست ونابود اور بھسم کیا جا سکتا ہے۔ Nicola Tesla اسی طرح Death rayses کی دریافت کا بھی اعلان ہو چکا ہے۔ ان سب سے بڑھ کر ذہن واعصاب انسانی کو بھی مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں لانے پر یہودی کافی حد تک کامیابی سے اپنا کام مکمل کر چکے ہیں۔ اس ضمن میں Veri Chip یا Bio Chip خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ اسی طرح 92-1987 کے دوران ایسٹ لنڈ کے سائنسدانوں نے Archo Power tecnologies incorporated نامی ایک ایسا ہتھیار تیار کیا جو زمین کے Ionic Sphere (آیونی کرہ، یا مقناطیسی کرہ) کے کسی بھی حصہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔

یہ خوفناک پراجیکٹ جو زمینی کرہ میں گرمی، سردی اور کئی خوفناک تغیرات پیدا کر سکے گا۔ Haarp کہلایا۔ یعنی (High Frequency Active Auroral research Project)

Haarp ایک ایسا پراجیکٹ ہے جو موسموں میں تبدیلی، زمین کی محوری گردش میں سستی نیز زلزلوں میں اضافے، سیلابوں کا بھی ذمہ دار ہے۔ ایک معمولی دینی بصیرت رکھنے والا آدمی اس سے واضح طور پر دجالی مشن کی تکمیل اور اس کے قریب لائے جانے کی کوشش کو سمجھ سکتا ہے، امریکن کانگرس نے Haarp کے فنڈز روک لیے کہ جب تک اس پراجیکٹ کے منصوبہ ساز زیر زمین مار کرنے والی Tomography پر توجہ نہیں دیتے ایسا خوفناک رسک بھی نہیں لیا جائے گا۔ قصہ مختصر کہ Haarp کا 10 ملین ڈالر کا بجٹ بالآخر 1995 میں منظور ہو گیا مگر ایک مرتبہ پھر خوفناک خطرات کے پیش نظر 1996 میں اس کے فنڈز دوبارہ منجمد کر دیئے گئے لیکن طویل غور وفکر کے بعد 2001 کو Haarp سسٹم کو مکمل طور پر زیر عمل لانے کا مجوزہ سال قرار دیا گیا۔ اس پراجیکٹ کو امریکی ریاست ''الاسکا'' (Alaska) میں مکمل طور پر زیر عمل لایا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں مستند ترین معلومات مقالہ نگار نے فلوریڈا انٹرنیشنل یونیورسٹی، میامی کی ویب سائٹ سے حاصل کی ہے۔ اس خفیہ ترین رکھے جانے والے منصوبہ سے متعلق معلومات پیش خدمت ہیں، جنہیں Florida

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

International University کے Department of Anthropology کے پروفیسر ڈاکٹر Steven Mizrachs نے ترتیب دیا ہے۔ بحث کا ملخص یوں ہے:

Haarp ایک ایسا پراجیکٹ ہے جس کا مقصد زمین کے Atmosphere جسے ionosphere کہا جاتا ہے کا مطالعہ کرنا ہے۔ Haarp پراجیکٹ Alaska کے Aural latitudes میں بنایا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ میں High Power اور High frequency وڈیو ٹرانسمٹر سے ایک Narrow beam آسمان کی مخصوص سمت میں بھیجی جائے گی۔ US میں اور Alaska کے علاوہ Norway، Moscow، Nizhny Novgorod، Russia، Uk rain وغیرہ میں بھی اس قسم کی تنصیبات پہلے سے ہی موجود ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی میں بھی اتنی Powerful Frequency اور beam steering agility نہیں پائی جاتی۔ Haarp کی بڑی اہمیت کی حامل خصوصیات میں سب سے اہمیت کی حامل خصوصیت یہ ہے کہ اس سے کروز میزائل اور لڑاکا طیارے کے مقام کا سراغ بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ ہارپ اگرچہ ائیر فورس اور نیوی کے دائرہ اختیار میں ہے لیکن کہا جا رہا ہے یہ بالکل ایک غیر فوجی ادارہ ہے اور اس سے کسی بڑے حریف کو کسی پریشانی کا متحمل نہیں ہونا چاہیے۔ Ionospheric Research Instrument سے نکلنے والی شعاعیں اتنی طاقتور ہوں گی کہ اس کے اوپر سے گزرنے والے ہوائی جہاز کے الیکٹرانک پارٹس میں بے جا مداخلت ہوسکتی ہے۔ اس سے لیے اس میں خودکار احساسی آلات لگائے جائیں گے جو کہ ہوائی جہاز کے گزرنے سے پہلے ہی اس کو بند کر دیا کریں گے۔ John Heckscher ہارپ کا پروگرام مینیجر ہے۔ Freedom of Information act کے ذریعے جو Documents Naval Research کے آفس سے نکلوائے گئے ہیں ان سے اس پراجیکٹ کے منحوس مقاصد عیاں ہوتے ہیں۔ اس طرح کے دوسرے پراجیکٹ (دوسرے ممالک میں) انسانی زندگی میں کینسر کا باعث اور موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بنتے رہے ہیں۔

C. Zickuhr کے مطابق ایسی کونسی وجہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو پہلے سے موجود ملٹری بیسز کے پاس نصب نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے لگتا ہے کہ ضرور کوئی چیز ہے جو ابھی بھی چھپائی جا رہی ہے۔ الاسکا کی لوکیشن کو منتخب کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سائٹ زمین کے مقناطیسی لہروں کی سیدھ میں ہے۔ بہت سے سائنس دانوں کے خیال میں اس پراجیکٹ سے زمین میں غیر طبعی قسم کی تبدیلیاں رونما ہوسکتی ہیں۔ مثلاً زمین Vibrate یا Oscillate بھی کر سکتی ہے۔ اگر مقناطیسی فیلڈ کے ایک کونے پہ اثر پیدا کیا جا رہا ہے تو نتیجتاً دوسرے کونے پر بھی اثر ہوگا۔ جس سے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ متاثر ہوں گے۔ اس لیے آسٹریلین بھی اسے Seriously لے رہے ہیں اور اپنی ایک ٹیم تشکیل دے رہے ہیں جو Haarp پراجیکٹ کے اثرات کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سنجیدگی سے جائزہ لے۔(۵) حیران کن امر ہے کہ حال ہی میں آسٹریلیا میں شدید سیلاب تمام دنیا نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ بھی کیا۔

ہمارا کرۂ ارض ایک دیوہیکل مقناطیس ہے جو گردش کے مختلف درجات کے ساتھ مقناطیسی میدان تخلیق کرتا ہے۔زمین جس قدر تیزی سے گردش کر رہی ہے اسی قدر طاقتور و کثیف مقناطیسی میدان بھی تخلیق پاتا ہے۔زمین کی گردش سے براہ راست تعلق رکھنے والی ایک دوسری قوت بھی ہے جو''گمک'' زمین کا تواتر یعنی (Schumman Cavity Resorance) کہلاتی ہے۔یہی دوسرے لفظوں میں نبض زمین بھی کہی جاتی ہے۔1899 میں اس کی شناخت کی گئی تب نبض زمین 7.8 ہرٹز (Hertz) یا 7 سائیکل فی سیکنڈ۔برناڈ جے ایسٹ لنڈ کے ایجاد کردہ آلات پر جب سے کام شروع ہوا ہے اس کی رفتار میں سستی آ رہی ہے۔

گریک بریڈن (Gragg Braden) اپنی تصنیف Awakening to Zero Point میں لکھتا ہے جب زمین کا تواتر (گمک) 13 سائیکلز فی سیکنڈ کو جا پہنچے گا تو زمین کا مقناطیسی فیلڈ Zero ہو جائے گا۔ اسی لمحہ کو بریڈن Zero Point کا نام دیتا ہے(٦) کہ جب زمین کا مقناطیسی میدان بالکل ختم ہو جائے گا اور گردش زمین رک جائے گی۔اب زمین سمت مخالف میں گردش شروع کرے گی مگر سمت مخالف میں حرکت سے قبل یہ کچھ روز تک گردش کرنا چھوڑ دے گی اور پھر الٹی سمت کے حرکت سے اس کے قطبین الٹ جائیں گے بالکل ایسے ہی جیسے کہ کسی لوہے کی سلاخ میں بجلی کا بہاؤ الٹ سمت میں کیا جائے تو اس کے قطبین الٹ جاتے ہیں۔اگر ہمارے سیارہ زمین نے گھومنا بند کر دیا تو اس کی ایک سمت میں مسلسل دھوپ جبکہ دوسری جانب مکمل اندھیرا ہوگا اس طرح گویا حدیث رسولؐ کی صداقت بالکل عیاں ہو جائے گی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور رفتار زمین کا ہلکا ہونا، رک جانا اور پھر مخالف سمت چلنے سے دجال کے دور کے ایام میں ایک دن کا سال کے برابر ہو یا پھر ہفتہ کا مہینہ کے برابر ہونا اور دن کا ہفتہ کے برابر ہونا ایک واضح سچائی کے طور پر دیکھا جائے گا۔

حال ہی میں Heiti اور چلی (Chili) میں آنے والے زلزلوں کے باعث بھی زمین اپنے محور سے ذرا سا سرک گئی ہے۔اس سلسلے میں شواہد ناسا (Nasa) کے پیش کردہ ہیں۔ناسا کے مطابق چلی میں 8.8 شدت کے زلزلہ نے زمین کے محور میں 8 سینٹی میٹر تبدیلی واقع کر ڈالی ہے جس سے دن کا دورانیہ 1.26 مائیکرو سیکنڈ کم ہوا ہے اور ایک سیکنڈ کا دس لاکھواں حصہ مائیکرو سیکنڈ کہلاتا ہے۔اس لیے گھڑیوں میں ردوبدل کی ضرورت نہیں ہے۔یاد رہے کہ 2004 میں ایشیائی ممالک میں آنے والے سونامی سے زمین کا محور 7 سینٹی میٹر سرک گیا تھا۔ناسا کے مطابق زمین کی محوری حرکت میں مزید تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔(۷) اسی طرح جاپان کا خطرناک سونامی بھی بالتصریح Haarp ہی کا ٹیسٹ دکھائی دے رہا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہود کا ان سب جدید تر ٹیکنالوجیز کا ماہر ترین شخص ہی جو بطور ایک سپر مین (دجال اکبر) کے طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کو حیران کن افعال سرزد کر کے اپنی خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ یہود کی ان محیر العقول ایجادات میں (Human Genetic Code) (انسانی جینیاتی کوڈ) کا پڑھ لینا بھی شامل ہے جو تین ارب حروف کا امتزاج قرار دیا جاتا ہے اور اسے انسانی تاریخ کی سب سے بڑی کامیابی خیال کیا جا رہا ہے۔ ان کمالات کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیت کی ریاست اسرائیل کے قیام کے نعرہ سے تمام یہودیت اتفاق نہیں کرتی بلکہ صرف Zoinists ہی قیام اسرائیل کے حامی ہیں یہود میں ایک خاصہ معتدل فرقہ Hasidist ہے جو آج کل Heredi کہلاتے ہیں۔ ان کے خیال میں اسرائیل کا قیام عمل میں لانا فقط غضب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور یہ کہ Temple کی تعمیر کے ضمن میں تمام کاوشیں اور اسرائیل کا خود سے مجتمع ہونا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہی ہے۔ یہ فرقہ ان سب افعال کو سچائی کی آمد تک کے لیے موقوف کیے رکھنے کا دعویدار ہے۔(۸)

معلوم ہوتا ہے اسی نوعیت کے یہود بالآخر جو مسیح کے ساتھ مل جائیں گے اور پھر عیسائی جو نزول مسیح کے وقت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے اور امت مسلمہ کہ جن کا دماغ جو تمام تر مغربی چکا چوند کے دیئے میں تیل کا کام دیتا رہا سب مہدی و مسیحؑ کی خدمت میں پیش ہوگا۔ اس طرح انہی باکمال ٹیکنالوجیز کے ساتھ اور الٰہی لطف کرم اور معاونت کے ساتھ دجال اور اس کی سب دجالی سرگرمیوں کو شکست دے کر اسلام کا ڈنکا بجایا جائے گا۔

دجال اور اس سے متعلقہ ممکنہ تعبیرات کے ضمن میں لوگ امریکہ کو بھی دجال قرار دے رہے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ امریکہ مادیت کی ایک مضبوط کھلی آنکھ کی مانند ہے اور یہی اصل میں دجال کی ایک آنکھ کے صحیح ہونے اور دوسری کے خراب ہونے کی مراد لیتے ہیں جو روحانیت کی آنکھ ہے اور پھر یہ بھی کہ امریکی ڈالر کے عقب پر Paramid type بلڈنگ کے ٹاپ پر بنی ایک آنکھ کی تصویر اسی حقیقت کی عکاس ہے اور پھر یہ بھی کہ امریکی سرزمین پر دجالی تہذیب جنم لے چکی ہے جو بتدریج پروان چڑھ رہی ہے اور انہی مادی قوتوں اور جدید و حیران کن ٹیکنالوجیز کی بنیاد پر امریکہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' جیسا دجالی نظم دنیا بھر میں نافذ و جاری کرنے کا خواہاں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں امریکہ اور اس کی تہذیب یقیناً دجالی خصوصیات کی حامل ہے جو خالصتاً مادیت کے بل بوتے پر قائم ہے اگرچہ امریکی استعمار اپنا اختیار و اقتدار بہرصورت باقی دنیا پر جدید تر وسائل (چاہے خوراک کے ہوں یا عسکری و تیکنیکی ہوں) کے ذریعے دن رات قائم کرنے کے لیے کوشاں ہے مگر اس سب کے باوجود یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ امریکہ دجال نہیں کیونکہ دجال کسی ملک یا حکومت کا نام تو ہے نہیں بلکہ ایک معین شخص ہی مراد ہے۔ جس کا مکمل طور پر حلیہ اور پھر یہودی النسل ہونا احادیث میں بالتصریح موجود ہے۔ اس کے بالوں کی کیفیت، اس کی رنگت، آنکھ کی کیفیت ہر چیز بالکل عیاں ہے۔ پھر یہ بھی کہ صحابہ کا ابن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صیاد(صاف) کے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا اور مستردھونا جس سے بالکل واضح ہے کہ وہ کوئی متعین شخص ہی ہوگا ورنہ تو نبیؐ صحابہ کو فرمادیتے کہ تم خواہ مخواہ کسی آدمی کے دجال ہونے کے متعلق سوچ رہے ہوں، وہ تو کسی ملک یا تہذیب کا نام ہے۔ دجالی ہیت وکیفیت کے تفصیلی خدوخال کا جائزہ اگر احادیث کی روشنی میں لیا جائے تو معلوم ہوگا۔ یہ چیز روح دین کے شایانِ نہیں ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ نبی ایک تہذیب وملک کو اس قدر بھول بھلیوں میں بیان کریں کہ جس کا فہم اس قدر شدید دشوار ہو۔

بلاشک وشبہ دجال کچھ حیران کن جبلت اور غیر معمولی خصائل کا مالک ہوگا جو اللہ نے عام لوگوں کو نہیں دیے۔ آزمائش ایمان کی خاطر اللہ اسے بعض ایسی محیر العقول صفات سے متصف کرے گا اور ایسی زبردست قوتیں عطا کرے گا کہ معمولی ایمانی کمزوری رکھنے والا بھی اس کے چنگل میں پھنس جائے گا۔ مغرب کی مادہ پرستانہ شہوت پرستانہ تہذیب سے متاثر کچھ مسلمان اس کے باطل دلائل اور شعبدہ بازیوں سے اس کے سحر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ بے شک یہ شعبدہ بازی اور کذب ودجل کی وہ سٹیج ہوگی کہ جس پر پہنچ کر ایمان لرز اُٹھیں گے اور فتنہ پردازیوں کا ایسا گنجلک جال وہ بچھائے گا کہ جس کے ریشوں میں ہر کوئی پھنستا چلا جائے گا۔

کسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیم جناتی قسم کے خصائص وقویٰ کا حامل انسان ہوگا اور یہ بات ہمیں مستدرک حاکم کی ایک حدیث سے معلوم ہوتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''مسلمان شام کے جبل ''دخان'' کی جانب بھاگیں گے اور دجال وہاں پہنچ کر بھی ان کا محاصرہ کر لے گا اور یہ حصار اس قدر شدید ہوگا کہ مسلمان سخت مشقت میں پڑ جائیں پھر فجر کے وقت عیسیٰؑ نازل ہوں گے وہ مسلمانوں سے کہیں گے کہ اس جھوٹے خبیث کی طرف نکلنے میں تمہیں کون سی چیز مانع ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص تو جن ہے جس کا مقابلہ ممکن نہیں۔'' (۹)

یہودی سائنسدانوں کی ہوشربا ایجادات کے تناظر میں اگر دجالی شخصیت کو دیکھا جائے تو نقشہ یوں سامنے آتا ہے کہ ایک مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اور ان میں مہارت تامہ رکھنے والا ایک ایسا آدمی جو بیک وقت، انجینئر، ڈاکٹر، سائنسدان، سیاست دان، منصوبہ ساز اور مینجمنٹ کا اعلیٰ ترین ماہر اور ان سب پر مستزاد یہ کہ کسی ممتاز ترین شخص کی میموری اُس آدمی کے دماغ میں اپ لوڈ کر دی گئی ہو اور ان گوناگوں خصائص کے باعث جو غیر فانی سا محسوس ہو جس کے لیے دنیا بھر کے وسائل اس کے قدموں میں سمٹ کر آچکے ہوں کہ جس کے ذریعے وہ ہر چیز کو اپنی دسترس میں لے سکتا ہو۔

مغربی جدید تر لیبارٹریوں میں اس پر کام دن رات جاری ہے کہ کسی طرح ایک انسان کی میموری دوسرے انسان میں فیڈ (Feed) کر دی جائے اور یادداشت کے چرا لینے سے وہ شخص ظاہر ہے یوں نہیں رہے گا جو وہ تھا۔ امریکی پروفیسر ڈاکٹر سوسن گرین فیلڈ نے لکھا: ''ہم اب اس قابل ہو چکے ہیں کہ انسانی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یادداشت کو مکمل طور پر کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کر ڈالیں جو تقریباً 100 ٹریلین سیلز (Cells) پر مشتمل ہے اور جن میں سے صرف 100 بلین خلیات کا استعمال گفتگو کے لیے ہوتا ہے۔'' (۱۰) مکر و دجل اور شعبدہ بازیوں کا یہ Show اللہ کی نظر میں انتہائی ذلیل و پست ہوگا کہ جس کی اہل ایمان ومقربین کو کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

آج اسی فریبی نظم وضبط کی ایک شکل یہود کی قائم کردہ فری میسنز یر(Free messnaries) ہیں۔

اسی خفیہ شیطانی نیٹ ورک کے تحت کام کرنے والے افراد اپنے انتہائی ناپاک اور مذموم مقاصد کے تحت پہلے غلط معلومات کی بنیاد پر انسانیت کو تہہ وبالا کر ڈالتے پھر برملا اپنے خبث باطن کو ظاہر بھی کر ڈالتے ہیں۔

ہم نے عراق وافغانستان پر حملے کے وقت دیکھ لیا کہ جب افغانستان کے اسامہ اور اس کی ریشہ دوانیوں کا الزام دھرنے والے سابق امریکی صدر بش نے عہدہ صدارت سے مستعفی ہوتے ہوئے اس حقیقت کا میڈیا کے سامنے برملا اعتراف کیا کہ ''عراق پر حملہ غلط معلومات کی بنیاد پر تھا جس کا افسوس ہے۔ نہ صرف میری انتظامیہ بلکہ اراکین کانگریس اور کئی عالمی رہنماؤں نے مجھے صدام کو ہٹانے کو کہا تھا۔ اسی طرح 9/11 کے بعد بھی میں جنگ (افغانستان) کو تیار نہ تھا مگر بدقسمتی سے میں اپنی رائے کی تائید حاصل نہ کر سکا۔''(۱۱)

اس واضح ترین اعتراف کے بعد امریکہ واسرائیل کے حامیوں کے لیے واضح ترین پیغام موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فکری ارتداد کے شکار اسی نوعیت کے نام نہاد دانشور جو دین کی نئی اور من مانی تاویل وتشریح کرتے ہوئے مال واولاد کے فتنہ میں مبتلا، حرام خوری سے غیر مجتنب، عیش پرستی اور لذت کوشی کے دلدادہ جو اصحاب دین کو ''پسماندہ ملا'' کہہ کر دین کو ٹھکرا رہے ہیں وہی دجال کے ساتھ دنیا وآخرت کی رسوائی کو سمیٹیں گے۔ بداعمالیوں کی نحوست کے باعث ان کی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہوگی اور دجالی Network کو عصر حاضر کی ضرورت اور حکمت عملی کا نام دے کر اسے اپنا لیں گے۔ دجالی فتنہ کرہ ارض پر برپا ہونے والے تمام تر اول وآخر فتنوں کا سردار ہوگا جو فریب نظر بھی ہوگا جس میں نام نہاد مسلمان بھی مبتلا ہوئے ہی چلے جائیں گے جو ظاہر شکل وسیرت میں انتہائی خوشنما، مسیحا انسان ہوگا مگر جس کے پیچھے دجال اکبر موجود ہوگا۔

قصہ مختصر کہ واقعہ کچھ بھی ہو دجالی فتنہ میں یہود کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ یہود کے ہاں اپنے سوا تمام تر انسانیت کا مالی استحصال کرنا مفتوحین کے ہر ہر مرد حتی کہ ہر ذی نفس کو قتل کر ڈالنا ان کا عین جزو ایمان ہے اور اس بات کی شاہد خود تحریف شدہ تورات ہے جس میں یہ واضح پیغام موجود ہے۔

''جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا اور اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لیے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باجگزار بن کر تیری خدمت کریں اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا لیکن عورتوں، بال بچوں اور چوپایوں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لیے رکھ لینا اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو تیرے خداوند نے تجھے دی ہے کھانا۔ ان سب شہروں کا یہی حال کرنا جو تجھ سے بہت دور ہیں۔'' (۱۲)

معلوم ہوا کہ یہود کسی بھی طرح سے انسان اور اس کرہ ارض پر موجود ہر ذی نفس کا استحصال کرنا روا رکھتے ہیں۔ وہ چاہے یہودی Haarp کا سیٹ اپ ہو یا پھر غذا و خوراک کے وسائل پر قبضہ جمانا ہو۔ یہ سب کرہ ارض کے وسائل پر سانپ بن کر بیٹھنے کے مترادف ہے۔ انسانی جینیاتی کوڈ کو پڑھ لینے کے بعد اغلباً کلوننگ سے کسی اگلی سٹیج کا انسان ہی یہود میں بپا ہوگا جس میں اگرچہ فی الحال اس نوعیت کی پیش رفت تو نہیں مگر موجودہ صورتحال کے تناظر میں ایسا ہونا کچھ بعید از قیاس بھی نہیں۔ پر اسراریت کے اس جال سے بعض مغربی مفکرین نے پردہ کشائی کر کے حیران کن انکشافات کیے ہیں، جن میں بالخصوص Texe Marrs اور Hichcock جیسے لوگوں کی تصنیفات قابل ذکر ہیں۔

خاکہ دجال (احادیث کی روشنی میں)

لغت عربی میں لفظ دجال دجل سے مشتق ہے۔ جسکی جمع دجاجلہ جس کے معنی جھوٹ بولنا، ملمع کاری کرنا، خلط ملط کرنا ہے۔ (۱۳) لسان العرب میں اس کے متعلق مذکور ہے۔

والدجال هوالمسيح الكذاب و انما دجله ..... يد جل الحق و الباطل. (۱۴)

''دجال جھوٹا مسیح ہے اور بلاشبہ اس کا دجل اس کا جادو اور جھوٹ ہے اور دجال یہود کا ایک شخص ہو گا۔ جو اس امت کے آخر میں نکلے گا جس کا نام دجال اس لیے رکھا گیا ہے: کیونکہ وہ حق کا باطل کے ساتھ خلط ملط کر ڈالے گا۔

احادیث صحیحہ کی روشنی میں دجال سے متعلق حقائق کچھ یوں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک خود کو نبی سمجھے گا۔ اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں'' (۱۵)

ان تیس کے قریب دجالوں میں مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی زیادہ مشہور ہیں۔

☆ آخر میں دجال اکبر کا نکلنا ہوگا جو خراسان سے اور باختلاف روایت شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا اور چالیس راتیں رہے گا۔ اسکے خروج کے بعد لوگ چالیس سال تک رہیں گے۔ (۱۶) اور احادیث میں مطابقت کی شکل یوں ہے۔ کہ اس کا فتنہ باری باری ان سب مقامات سے ایک ایک کر کے نئے اور انوکھے انداز میں ظاہر ہوگا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

☆ امصارِ عرب میں سے سب سے پہلے بصرہ سے خروج کرے گا۔اور ایک پلید گدھے پر سوار ہوگا۔ اس کے پیروکار اصبہان سے ستر ہزار یہودی سبز یا کالی چادریں پہنے ہوئے ہونگے ۔ نیز اس کے پیروکاروں میں کثیر تعداد یہود اور زانیہ عورتوں کی اولادیں ہونگے ۔(۱۷)

☆ مکہ، مدینہ، بیت المقدس میں اللہ کی جانب سے دجال کا داخلہ ممنوع ہوگا۔اس دوران مسلمان تین گروہوں منقسم ہونگے۔ایک اس کی پیروی کرنے والوں کا، دوسرا اس سے دور دراز باپ دادا کی سرزمین پر چلا جائے گا۔تیسرا اس سے قتال کرے گا۔مسلمانوں کا ایک معرکہ دریائے اردن پر دجال سے ہوگا۔(۱۸)

☆ دجال کے ماتھے پر بالتصریح ک ف ر مرقوم ہوگا۔جسکو پڑھنے کے لیے فقط ایمان خالص مطلوب ہوگا۔ دونوں آنکھوں میں نقص ہوگا۔ایک آنکھ مطموسہ (مٹی ہوئی) دوسری ممسوحہ (نہ آنکھ دکھائی دے نہ ابرو)، جڑ کٹا (بے اولاد ہوگا)(۱۹)

☆ حضرت تمیم داریؓ اس سے ایک ویران جزیرہ میں ملاقات کر چکے جہاں وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا پایا گیا۔ اور تمیم داری سے کئی سوالات کرتے ہوئے اپنے خروج کی بعض علامات خود بھی بتا چکا۔جس کی تائید خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی۔ان میں بیسان (شام) کے نخلستان کا ویران ہونا، بحیرہ طبریہ میں پانی کا خشک ہوجانا، زغر (شام کا ایک چشمہ) کا سوکھ جانا، نبی العرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث فرمایا جانا اور پھر آپ کی ہجرت مدینہ اور اہلِ شرک وغیرہ پر غلبہ بھی شامل ہے۔(۲۰)

Sea of Galili (بحیرہ طبریہ) میں پانی کی کمی کی بات تو گذشتہ صفحات میں گزر چکی اسطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت اور غلبہ اسلام بھی واضح ہے۔رہی بات دجال کا زنجیروں میں جکڑا ہوا ہونا اس میں حیران کن طور پر یہودیت اور اسلام کے نظریات میں مماثلت پائی جاتی ہے ایک طرف یہود جس Messiah کو اپنے قائد اعظم کے طور پر بیان کرتے ہیں دوسری طرف ان کے بعض ربی اس بات کے بھی قائل نظر آتے ہیں۔کہ ان کا مسیحا اس وقت سونے کی زنجیروں میں جکڑا پڑا ہے۔جس سے بالآخر وہ آزاد کردیا جائے گا۔معروف یہودی ربی Schwartz نے یہ تمام تر چشم کشا انکشافات اپنی کتاب Tree of Souls میں بیان کیے ہیں۔

یہودیت میں تصورِ دجال:

مذاہب سماویہ حیران کن طور پر قبل از قیامت سرزمین یروشلم میں ایک ایسے شر پسند شخص کے ظاہر ہونے پر متفق ہیں کہ جو بربادی وتباہی کا رسیا، خود کو پیغمبر و نبی اور پھر خدا کہلانے والا اور حیران کن امور ظاہر کرنے والا ہوگا۔عیسائیت میں اسے Antichrist جبکہ اسلام میں دجال کہا جاتا ہے جبکہ یہودی مذہب کے متبعین اسے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

Armilus کے نام سے جانتے ہیں۔

یہود کے ہاں Armilus اس قدر معروف نہیں جس قدر عیسائیت و اسلام میں دجال معروف ہے۔ یہودیت اس کے بجائے اپنے نجات دہندہ کا ذکر (Messiah) بکثرت کرتے ہیں جوان کا تمام تر کھویا ہوا وقار واپس دلائے گا۔ آرمیلس کے تصور میں کسی حد تک یہود کا اخفا سے کام لینا سمجھ سے بالاتر ہے۔ البتہ پھر بھی ہمیں کچھ حقائق Jewish Encyclopedia سے ملتے ہیں جو پیش کیے جا رہے ہیں۔

Kaufmann کی جانب سے آرٹیکل بعنوان Armilus سے متعلق حقائق کی تلخیص کچھ یوں ہے:

''یہودی تصور آخرت و معادیات میں آرمیلس مسیحا کے برخلاف ظہور پذیر ہونے والا ایسا بادشاہ ہوگا جو مسیحا کے ہاتھوں آخر کار مفتوح ہوگا اور یہ فتح اسرائیل پر شدید تکلیف و آفت کے بعد واقع ہوگی۔ یہودیت میں یہ بھی تصور مسیحیت کے اینٹی کرائسٹ کے تصور کی مانند خاصا مبہم پیچیدہ اور گونا گوں معلومات سے پُر ہے۔ یہودیت میں Saadia نامی شخص (892 تا 942) ایک ایسا قابل اعتماد آدمی گزرا ہے جس نے اولاً آرمیلس پر سیر حاصل گفتگو کی کہ اگر یہود نے خود کو مسیحا کے ذریعے نجات کے قابل نہ بنایا تو خدا انہیں ہولناک آفت میں مبتلا کر دے گا۔ قبیلہ جوزف (Joseph) سے جنم لینے والا آرمیلس یروشلم پر غالب و قابض ہوگا اور شہر مقدس کی حرمت پامال کرے گا، اس کے باشندگان کو قتل کر ڈالے گا اور آخر میں یہود کے خلاف ایک عمومی مہم چلا کر انہیں صحرا کی طرف نکلنے پر مجبور کرے گا۔ جہاں یہود ناقابل برداشت تکلیفیں سہیں گے چنانچہ جونہی وہ غم و تکلیف کے بعد پاک ہوں گے تو مسیحا ظاہر ہوگا۔ آرمیلس سے یروشلم کو آزاد کروائے گا، اسے ذبح کر ڈالے گا، اس طرح حقیقی نجات دہندہ کا وقت آپہنچے گا۔ Saadia کی تعلیمات کے مطابق وہ ایک مخالف یہود طاقتور بادشاہ ہوگا۔ Saadia کے تصور کے برعکس Midrashim سے معلومات ملتی ہیں۔ آرمیلس اصل میں Gog کے بعد آنے والا ایسا حکمران ہوگا جو خود کو راہبانہ ظاہر کرے گا۔ سر سے گنجا اور ایک بڑی اور دوسری چھوٹی آنکھ والا ہوگا۔ دائیں کان سے بہرا اور دائیں بازو سے معذور۔ اس کا دوسرا ہاتھ ایک ہاتھ سے ڈیڑھ گنا لمبا ہوگا وہ مسیحا سے جنگ کرے گا۔ روایت ہے کہ آرمیلس شیطان و پتھر کی اولاد ہوگا اور یہ بات آرامی کی ایک کتاب سے ماخوذ ہے جبکہ اس سے متعلق ایک دوسری روایت یوں ہے کہ روم میں ایک شاندار ماربل سے بنے ایک خوبصورت لڑکی کے مجسمہ پر کہ جو خود خدا نے تخلیق کائنات سے قبل بنایا تھا پر یوں رقم ہے:

Through sexual intercourse of evil men, or even of satan himself, with this statue a terrible creature in human form was produced, whose dimensions as well as shape were equally

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

monstrons.

اسی لڑکی سے تخلیق پانے والے آرمیلس کو gentiles (غیر یہود) اینٹی کرائسٹ بولتے ہیں جو نہ صرف مسیحا بلکہ خدا کے مخالف بھی لڑے گا۔عیسوکی اولاد سے پہچانا جائے گا اس کے بعد وہ یہود خصوصاً ان کے لیڈروں کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھے گا:

Bring your torah and acknowledge that I am God.

نحمیاہ نبی اوران کے پیروکار اس پر تورات کھول کر یہ (آیت) پڑھیں گے کہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی نہیں۔وہ اس کے باوجود یہود کو اپنے خدا تسلیم کرنے پر اصرار کرے گا مگر یہود چلا کر اسے کہیں گے تم خدا نہیں شیطان ہو۔اس پر ایک شدید جنگ آرمیلس اور اس کے بے دین پیروکاروں اور نحمیاہ اور 30,000 یہود کے مابین ہوگی۔اس غیر متوازن جنگ میں بڑی تعداد میں یہود قتل ہوں گے۔45 روز کے وقفہ کے بعد کہ جب یہود صحرا میں شدید تکلیف دہ دن گزاریں گے اور کچھ بقیہ ایمان پر قائم رہیں گے کہ اچانک میکائل ظاہر ہو کر صور پھونکیں گے تو مسیحا و ایلیاہ ظاہر ہوں گے۔جو اسرائیل کے منتشر لوگوں کو مجتمع کر کے یروشلم کی طرف چلیں گے۔آرمیلس دوبارہ آگ بگولا ہو کر مسیحا کے خلاف خروج کرے گا۔اب خدا اس کی افواج اور مسیحا سب آرمیلس کے خلاف لڑیں گے حتیٰ کہ مسیحا کی سانس کے ساتھ ہی وہ قتل ہوگا۔رومی روایات کے مطابق آرمیلس اہل مشتری کے خلاف بھی جنگ کرے گا اور بجلی کی کڑک سے ذبح کیا جائے گا۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیحا مشتری پر پہنچے گا اور یہاں آرمیلس آگ و سلفر سے ہلاک ہوگا۔(۲۱)

یہ تو یہودیت کا دجال سے متعلق تصور ہے جسے ان کے عقیدہ کے مطابق اس قدر اہمیت حاصل نہیں جس قدر مسیحا اور اس کی آمد سے متعلق اہمیت حاصل ہے۔چنانچہ ذیل میں یہودیت کے تصور مسیحا سے متعلق بحث پیش خدمت ہے۔

یہودی معادیات (Jewish Eschatology) (آخرت، حساب، قیامت) میں مسیحا کو عبرانی میں ماشیاہ (Mashiah) یا ماشیاک (Masshiach) اور پھر موشیاک (Moshiach) بولا جاتا ہے۔ جس کے معنی میں ''تیل لگایا ہوا'' یا ''مالش کیا ہوا'' ہے۔(۲۲)

مسیحا اصل میں یہودیت کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔اس تصور و عقیدہ کی رو سے حضرت داؤد کی نسل سے آنے والا وہ بادشاہ مراد ہے جو ممسوح (مالش کیا ہوا) ایک مقدس تیل کے ساتھ، اور پھر وہ اہل یہود کی دوبارہ شیرازہ بدی کرنے والا عظیم تر حکمران ہوگا۔عبرانی بائبل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں یہ لفظ ایسے بادشاہوں اور پادریوں کے لیے بولا گیا ہے جو روایتی طور پر مالش کیے جاتے تھے۔ مستند عبرانی میں لفظ مسیحا اصل میں (Meleh-ha-Masiah) (ملک ھامشیہ) بولا جاتا تھا، جس کے لغوی معنی مدھن (تیل زدہ) ہیں۔

اس عقیدہ کی بھرپور وضاحت کے لیے انسائیکلوپیڈیا آف ورلڈ ریلیجن سے ماخوذ ایک آرٹیکل کی روشنی میں حقائق دیکھتے ہیں۔ Encyclopedia of world religions کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

''مسیحا ایک ایسا صحیح عالم تخلیق کرے گا جس میں وفادار یہود (میثاقین بنی اسرائیل) روشنی کا مینار ہوں گے اور جس کے ذریعے تمام اقوام خدا کے وجود کا اثبات تسلیم کر لیں گی اور اس کا انصاف سیکھ لیں گی۔ یہودی عقیدہ کے مطابق اسرائیل ہی مسیحائی قوم (نجات یافتہ) قوم ہوگی۔ پھر ایک نجات دہندہ سے رہنمائی پائے گی جو تمام لوگوں کو ابراہیم کے خدا کی پرستش کی طرف لائے گا۔ اسرائیل تورات پر سختی سے عمل پیرا ہوں گے۔ اسرائیل ہی ایک صحیح مکمل ترین ریاست ہوگی جو باقی دنیا کے لیے Role model ہوگی۔ کچھ یہودی فرقے مسیحا کو بطور ایک مذہبی رہنما کے طور پر تسلیم نہیں کرتے جو کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے اسرائیل کی حکومت سنبھالے گا بلکہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ مسیحا تمام تر قوموں میں ایک متحرک رہنما کے طور پر امن ومحبت کا داعی ہوگا۔ چھٹی صدی قبل مسیح سے فلسطین کے علاقوں سے باہر منتشر اور جلاوطن یہودی جو Diaspora (ڈایاسپورا) کہلاتے ہیں، دوسرے لفظوں میں انہی کی الٹرا آرتھوڈوکس یہودی کہا جاتا ہے۔ یہ اسرائیل کو ایک سچی اور حقیقی مذہبی ریاست تسلیم نہیں کرتے بلکہ ایمان رکھتے ہیں کہ صحیح مذہبی ریاست مسیحا کی آمد ہی پر قائم ہوگی۔'' (۲۳)

کچھ آگے چل کر یہی مقالہ نگار مسیحا کے بطور رہنما ہونے کی کیفیت واضح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''بائبل کے پیغمبر (مرتبین ومبلغین) یقین رکھتے تھے کہ مسیحا زمین پر خدا کے بندے کے طور پر ایک نئی حکومت تشکیل دے گا۔ داؤدی معاہدے کے مطابق مسیحا داؤد کی نسل سے ہوگا۔ رسولوں کے نزدیک مسیحا ایک عسکریت پسند یا امن پسند لیڈر کے طور پر ہوگا۔ بعد میں مرتبین بائبل اس سوچ کی طرف مائل ہوئے کہ مسیحا بطور خدا اور انسان کے باہمی رابطہ کار کے طور پر ہوگا، جو انصاف وقانون کا ایک استاد اور نئی ریاست کا روحانی سردار وبادشاہ۔ (۲۴)

یہودیت میں مسیحا کے متعلق احوال کس قدر بکثرت، تفصیلی اور گوناگوں بیان کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں احوال Howard Schwartz نامی ربی کی مشہور زمانہ تصنیف سے ہمیں ملتے ہیں۔ شوارٹز تخلیق مسیحا کے تفصیلی احوال یوں رقم کرتے ہیں: ''یہودیت علما میں سے بعض کے مطابق کائنات کی تخلیق سے قبل بھی مسیحا خدا کے خیالات وتصورات میں موجود تھا۔ حتیٰ کہ سورج وچاند، ستاروں سے بھی قبل اور کہا جاتا ہے کہ مسیحا کا (مبارک)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نام سورج سے پھٹ کر نکلا اور اس کے قائم رہنے تک اس کا نام قائم رہے گا۔(۲۵) اور یہ کہ مسیحائی پیدائش کے وقت اسے پیش آنے والے احوال خدا نے اس کو تفصیلاً بتادیے اور پھر یہ بھی کہ اسے کن کن تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا اور یہ بھی کہ اسے ارواح کی تخلیق سے قبل ہی ان کے سامنے جھکنا ہوگا، جو کہ اس وقت خدا کے عرش تلے موجود تھیں۔ مسیحا نے خدا سے پوچھا کہ کیا میرا ابتلاو آزمائش ہمیشہ رہے گا۔ خدا نے کہا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آخری سات سال ایسا ہوگا۔ مسیحا نے کہا: اے کائنات کے مالک! میں یہ تمام تکالیف اسرائیل کے آخری فرد کے ہلاک ہونے تک برداشت کروں گا اور صرف ان کے لیے نہیں جو میرے دنوں میں موجود ہوں گے بلکہ آدم سے لے کر آخری نجات تک کے لوگ بھی جو مر چکے ان کے راہ حق پر مرنے کے باعث سب کے لیے برداشت کروں گا۔

خدا نے کہا: میں تمہارے دور کے کسی ذی روح کو ہلاک نہ کروں گا حتیٰ کہ مردے بھی قبروں سے نکل کر تمہاری معاونت اور تمہاری عظمت بیان کرنے کو اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تو خدا نے مسیحا کے تخت کو قیامت تک قائم رکھنے کے لیے چار مخلوقات تخلیق کیں۔ اس طرح مسیحا و خدا میں مکالمہ ختم ہوا۔ بعض دوسروں کی رائے ہے کہ مسیحا ہر دور کے لوگوں کے گناہوں کے حوالے سے مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے کہ خدا کا کہنا ہے کہ نجات (Redemption) کے وقت میں ایک نیا مسیحا پیدا کروں گا جسے زیادہ تکلیف برداشت نہ کرنا ہوں گی۔ یہودی روایات کے مطابق مسیحا خدا کے منصوبہ کا ہمیشہ حصہ رہا ہے تمام تر تخلیقات سے قبل اس کے وجود کی دلیل کتاب پیدائش کی پہلی آیت میں ہے کہ ''خدا کی روح حرکت کناں تھی''۔(۲۶) اسی طرح یسعیاہ میں ہے:

The spirit of Yahwah shall alight upon him. (۲۷)

تمام تر تخلیقات سے قبل اس کا نام ایک آسمانی ٹمپل کے ایک پتھر پر کندہ تھا۔

معلوم ہوا مسیحا ابھی تک موجود ہے جس کو چار مخلوقات نے ایک عرش پر اٹھا رکھا ہے جس کا اظہار صرف آخری ایام میں سات سال خاتمہ کائنات سے قبل بطور نجات دندہ کے ہوگا بلکہ مسیحا ان سات تخلیقات میں سے بھی اول تھا جن کے بعد کائنات تخلیق کی گئی۔ اس سلسلے میں حقائق یہودی ربی Schwartz کے پیش کردہ ہیں اس کے مطابق ''مسیحا کا بعض کے مطابق نام Menahem اور بعض کے مطابق داؤد تھا۔''

اسی طرح چند مزید نام بھی بتائے جاتے ہیں: Yinon, Mishlie, Midrash, Tzemah, Tzidkeun

مسیحا کی تخلیق اس وقت بھی ہوئی جب یروشلم میں ٹمپل برباد ہوا اس وقت خدا نے ایلیاہ (الیاس) نبی کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پیمانہ لانے کو کہا۔ ایک طرف مسیحا کو مردوں کی روحیں سمیت رکھا گیا اور ایلیجاہ نے اس وقت آنسوؤں، تکالیف اور Tzaddikinh کو روح سمیت رکھا۔ ایسا کرنے پر خدا نے اعلان کیا کہ پیمانہ جونہی برابر ہوگا مسیحا کا چہرہ نظر آنے لگے گا۔ چنانچہ بعض کا خیال ہے کہ ہر دور میں مسیحا کا نزول ہوتا ہے اور جو Generation اس کے زیادہ قابل ہوتی ہے تو مسیحا کے قدموں کی آہٹ دنیا بھر میں سنی جاتی ہے اگرچہ مسیحا آتا تو ہر دور میں ہے مگر اس کی روح جنت کے ایک محل میں رہتی ہے اور ایک طاقتور ترین شخص کی صورت میں سامنے آتی ہے یہ شخص Tzaddik ha-Dor کہلاتا ہے جس کا معنی ہے ''اس دور کا نیک ترین شخص۔''(۲۸)

یہودی عقیدہ کے مطابق مسیحا کو انسانیت کے لیے بے اندازہ دکھ جھیلنے پڑیں گے اور یہ اصل میں بالکل اس کیفیت کی مانند ہے کہ جب ایک عورت دردزہ کی مانند بچہ جنتی ہے۔ اس کے آنے کے وقت یہود کو بالکل بچہ جننے کی مانند درد دیکھنا پڑیں گے مگر اس کٹھن مرحلہ کے بعد یہود بے اندازہ خوشی اور سکون دیکھیں گے جیسا کہ عورت بچہ جننے کے بعد اپنے بچہ سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی ہے۔ اس تصور کو یہود میں Pangs of Messiah یعنی مسیحا کے دور کے درد نام سے جانا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی Encyclopedia کا مقالہ نگار Eschatology کے تحت یوں رقمطراز ہے:

عہد نامہ جدید و قدیم میں مسیح کو درپیش ابتلاؤں میں سے وبائیں، قحط، زلزلے، سیلاب، جنگیں، انقلاب اور بعض کائناتی امور میں تغیرات مثلاً سورج کا بے نور ہونا، چاند ستاروں کا گر پڑنا یہ سب وہ ابتلا کی خبریں ہیں جن سے مقصود یہ تھا کہ لوگوں کو خدا کی مرضی ومنشا کے قبولیت پر تیار کیا جائے یہ تمام ابتلا کی باتیں عام طور پر Pangs of Messiah سے جانی جاتی ہیں جس کا مطلب ہے اسرائیل اس ماں کی مانند ہے جس کو مسیحا جنم دینے کے لیے بچہ کی ولادت کے سے درد برداشت کرنا پڑتے ہیں۔(۲۹)

اسی طرح مقالہ نگار مسیحا کے مقام ومسکن کے متعلق بعض عجیب حقائق پیش کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

''مسیحا ایک مخصوص کیفیت کے ساتھ (Safirah Malkhut) یعنی آخری بادشاہ عظیم کے طور پر ظہور پذیر ہوگا۔ تاہم اس کے روحانی یا مقدس (غیر بشری) ہونے کا کوئی تصور موجود نہیں۔ مسیحا کی ذاتی وحقیقی تصویر زرد اور سایہ کن ہے۔ البتہ تالمودی باب Zohar کے مطابق مسیحا اس وقت باغ عدن میں قیام پذیر ہے ایک مخصوص محل میں جو Kan Zippor (پرندے کا گھونسلہ) کہلاتا ہے۔ اولاً اس کا ظہور گیلیلی کے بلند علاقہ میں ہوگا۔ بعض یہود کا کہنا ہے کہ مسیحا کی روح منتقل نہ ہوگی بلکہ وہ ایک نئی شخصیت (روح) ہوگی اور بعض کا تجزیہ ہے کہ یہ آدم کی روح ہوگی جو اس سے قبل داؤد میں ڈالی گئی۔''(۳۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مسیحا کے موجودہ مقام سے متعلق یوں ہی عجب تصورات یہودی ربی Schwartz (Rabbi) بھی پیش کرتا ہے۔اس کے بقول: ''مسیحا جس آسمانی محل میں موجود ہے اسے Bird's nest بولا جاتا ہے۔ یہ ایک خفیہ مقام ہے جس کے ایک ہزار صحن ہیں اور یہاں سوائے مسیحا کے کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔ مسیحا یہاں پر آخری آنے والے وقت کا انتظار کرتا ہے۔ یہ Bird's nest (پرندے کا گھونسلہ) اصل میں مسیحا کے قریبی گھونسلے میں رہنے والے ایک زبردست پرندے کے باعث کہلاتا ہے۔ ہر نئے چاند (ہلال) کے وقت، مقدس چھٹیوں اور Shabbath کے ایام میں مسیحا ان صحنوں میں بآواز بلند روتا ہوا داخل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی آواز خدا کے تخت تک جا پہنچتی ہے، جنت عدن کے محلات اور سب چیزیں اس کے باعث حرکت کرتی ہیں۔ خدا اس کی آواز سنتا ہے اور پرندہ باغ عدن سے اڑتا ہوا اپنے گھونسلے میں جا کر گانا شروع کر دیتا ہے۔ پرندہ کی آواز اس قدر حسین وعمدہ ہے کہ نا قابل بیان ہے۔ تین مرتبہ پرندہ اپنا گیت دہراتا ہے اور بالآخر مسیحا اور پرندہ دونوں خدا کی عظمت کے تخت پر جا اترتے ہیں۔ یہاں خدا روم کی بدمعاش سلطنت کو تباہ کر ڈالنے کی قسم کھاتا ہے اور ان کے سب بچوں کو انہیں (اسرائیل) کو دے دینے کی قسم کھاتا ہے۔ اس طرح پرندہ و مسیحا دونوں اپنے مقام پر واپس آجاتے ہیں۔'' (۳۱)

یہودی عقیدہ کے مطابق نجات کا وقت جونہی قریب آئے گا مسیحا پوری شد و مد کے ساتھ اس میں مداخلت کرتا ہوا خدائی فوجوں کو فتح یاب کرے گا۔ چنانچہ شوارٹز ربی کا تجزیہ اس سلسلے میں یوں ہے: ''نجات کے وقت کے قریب ایک انتہائی شدید قسم کی جنگ آسمان پر شروع ہوگی۔ جو بالآخر زمین کا رخ کرے گی فانی ولا فانی مخلوقات لڑیں گی تباہ شدہ فرشتے یہود پر حملہ آور ہوں گے، شر بالآخر بڑھتا جائے گا اور غالب آجائے گا۔ یہ شدید آزمائش کا وقت وہ ہوگا کہ جب کچھ لوگ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے مگر اسرائیل ایمان پر سختی سے کاربند رہیں گے۔ یہی وقت نجات ہوگا کہ جب امن وسکون لوٹ آئے گا۔ صحائف میں مذکور جو جنگ آسمان وزمین کے درمیان ہوگی وہ واضح طور پر Gog & Magog کی جنگ ہوگی جو مسیحا کی آمد کا پیش خیمہ ہوگی جبکہ عام طور پر یہ Gog and Magog کو زمینی جنگ سمجھا جاتا ہے۔'' (۳۲)

یہود کے کئی گروہوں میں سے ریفارم جوڈازم (Reform Judaism) اور Rabbinin Judaism کے تصورات جو مسیحا کے متعلق پیش کیے گئے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف ورلڈ ریلجنز میں ریفارمز یہودیت کے سابق سربراہ وبانی ابراہیم گیگر (Ibranhim Geiger) (1810-1874) کا تصور کچھ یوں ہے ''ایک یہودی کو کسی شخصی مسیحا کی بجائے کسی مسیحائی دور کا انتظار کرنا ہوگا۔ Geiger کے مطابق جس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹمپل کو مسیحا نے تعمیر کرنا ہے وہ یروشلم کی کوئی عمارت نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاقی روایات کی تعمیر ہے جو یہود کو کرنا ہوگی۔ جس میں انصاف وآزادی ہو۔ مزید برآں یروشلم کسی شخص کی آمد کا مقام نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مقام ہے جس کی جڑیں یہود کے دماغوں میں گہری ہوں۔''(۳۳)

ربی نسان یہودیت میں Mashiah (مسیحا) کے تصور سے متعلق اس نظریے کو کہ مسیحا کوئی شخص نہیں بلکہ امان وامن کا دور ہوگا کو سختی سے رد کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

''مسیحائی دور میں کوئی جنگ، قحط، خوف باقی نہ رہے گا بلکہ زمین امن وامان سے بھر جائے گی۔ تمام تر انسانیت خدائے واحد کی پرستار ہوگی۔ یہود تورات کے اسرار خوب جان لیں گے۔ مسیحا کی آمد سے خدا کا مقصد وحکمت تخلیق مکمل ہوگا۔ یہ سب تصورات بالکل حقیقت بن کر ظاہر ہوں گے۔ البتہ یہود میں کی جانے والی بعض ایسی توضیحات کہ مسیحا کسی دور اور تبدیلی کا نام ہے کو یہودیت بالکل رد کرتی ہے۔ مسیحا کوئی تخیلاتی تصور بالکل نہیں۔ اپنی حیران کن اور بے مثال فائدانہ صلاحیتوں کے ذریعے سے وہ دنیا کو خیر سے بھر ڈالے گا۔ وہ خدا کے آدمی کے طور پر جانا جائے گا حتیٰ کہ موسیٰ سے بھی عظیم تر صلاحیتیں لیے ہوئے ہوگا۔ کتاب پیدائش میں واضح طور پر اس کا نام Shilo موجود ہے(۳۴)۔ (کتاب پیدائش میں مذکور ہے۔ یہود سے سلطنت نہ چھوٹے گی نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے۔ وہ اپنا جوان گدھا انگور کے درخت سے باندھے گا۔)(۳۵) اسی طرح اقوام متحدہ کی عمارت پر بھی یہ عبارت یسعیاہ میں سے کندہ ہے۔ ''اور بھیڑیا برہ کے ساتھ چرے گا۔''(۳۶)

غیر معمولی صلاحیتوں سے مالا مال مسیحا تورات کا زبردست عالم ہوگا عالمی اخلاقی اصولوں کا دفاع کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دے گا۔ یہود ہر روز اس کی آمد کے لیے تیار اور متحرک رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ گیس چیمبرز کے دروازوں پر جا کر روزانہ کئی یہود یہ گیت گاتے ہیں۔ "Ani Maamia"(یعنی میں مسیحا کی آمد پر یقین رکھتا ہوں)۔

ماحصل

قرآن وسنت اور بائیبل کی روشنی میں دجال کی آمد مسلمہ حقیقت ہے۔ قرآن کی دوسری علامات کی مانند یہود ونصاریٰ ومسلمانوں میں سے عقلی آراء کو فوقیت دینے والے اصحاب اس کا اطلاق بھی تہذیبوں، شخصیات اور مختلف اقوام وملل پر کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے اطلاقات کی حد کہیں ختم ہونے کو نظر نہیں آتی۔ احادیث سے بالتصریح اس کی علامات واحوال پر مکمل طور پر صاف وشفاف انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ پھر نا معلوم کہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسے جدت پسند ناممکن الوقوع کیوں تصور کر رہے ہیں۔ اور کسی چیز کی حقیقت کو تمثیلات و استعارات میں ہی بیان کرنے پر مصر ہیں۔ اگرچہ احادیث میں استعارہ و کنایہ تو ضرور موجود ہے مگر اسلام نے ہمیں اس قدر بھول بھلیوں میں نہیں ڈالا جس تک رسائی ممکن نہ ہو۔ نبی اور آپ کے صحابہ ابن صیاد کے متعلق تو ضرور متردد رہے کہ یہ دجال ہے یا نہیں؟ البتہ کسی نے بھی دجال کے بارے میں تہذیب، قوم یا کوئی طیارہ ہونا مراد نہیں لیا۔ اگر دجال کسی شخصیت کے علاوہ کچھ اور ہوتا تو رسول اللہ ضرور صراحت فرما دیتے۔ چنانچہ اس ضمن میں بالکل یکسو رہنا چاہیے کہ دجل و کذب کی آخری انتہا کو پہنچا ہوا وہ ایک شخص ہی ہوگا۔ جہاں تک برمودا مثلث کا تعلق ہے کہ یہ مسکن دجال ہے۔ اور یہ کہ کوئی بھی چیز نہیں ٹھہر نہیں پاتی تو اس ضمن میں تمیم داری کا وہاں تک جا پہنچنا اور دجال سے ملاقات کر کے واپس آ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں دجال نہیں بلکہ کوئی مسکن شیطان ہونا متوقع ہے۔ جیسا کہ حدیث میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے۔ یہودیت کے بعض علما کی دجال (یہودیت میں Armilus) کے حوالے سے کئی معلومات بھی اسلام میں مذکور تصور دجال میں بہت حد تک مماثل ہیں۔ اس کی ظاہری شکل و شباہت اہل حق کی قوتوں سے لڑنا اور ان پر غلبہ پاتے چلے جانا، یہودیت میں بھی اسی طرح مذکور ہے۔ البتہ یہودیت کا مسیحا اسلام میں مذکور دجال ہی ہوگا۔ یہودی ربیوں کی جانب سے پیش کردہ توضیحات کہ اس کا اب تک زنجیروں میں جکڑا ہونا اور نکلنے کیلئے منتظر ہونا اسلام کے تصور دجال سے بالکل مماثل ہے۔ اس حوالہ سے حقائق شوارٹز کی کتاب Tree of Souls سے پیش کیے جا چکے ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔　زکریاہ 12:14

2- www.encyclopedia.com/topics/see_of_galilce.aspx. Retrieved on 10-02-2009

3- www.encyclopedia.com/topics/see_of_galilce.aspx. Retrieved on 10-02-2009

4- Bartholomew, Richard, Sea of Galilee Drying up,www.barthsnotes.wordpress.com /2008/08/30/ sea- of-galilee-drying-up/ Retrieved on 10-02-2009

5- What is Haarp? http://www.fiu.edu/~mizrachs/haarp.html Retrieved on 28-12-09

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

Haarp اصل میں Tesla Technology کی ہی جدید ترین شکل ہے۔ Tesla کے تحت بحری جہاز، ٹینک اور سب کچھ بجلی کی رفتار سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تصور Nicola Tesla نے 1985 میں دیا جو پہلے امریکی پھر یوگوسلاوین شہری تھا۔ اس سے متعلقہ تفصیلی معلومات کے لیے سائٹ ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ www.uforeview.tripod.crin/emweapons.html

اسی طرح یہ بحث کہ Haarp ایک مائنڈ کنٹرول ٹیکنالوجی ہے اس سے متعلقہ سائٹ ملاحظہ کرنے کے لیے

www.spinspace.com/biophysics/haarp.html

اسی سائٹ سے متعلقہ آرٹیکل ملاحظہ کیا جا سکتا ہے بعنوان Mind Control: The ultimate brave new world.

6- Braden, Grage, Awakening to Zero Point. P.55, Radio Book Store Press, USA, 1997.

7-http://www.nasa.gov/topics/earth/features/eatures/fearth-20100301.htm - Retrived on 03-02-2010

8- Shahak, Israel, Jewish Fundamentalism in Israel. P 45, Pluto Press, UK, 1999.

۹۔النیسابوری، محمد بن عبداللہ، مستدرك حاكم ۵/ ۳۹۸، دارالفکر بیروت لبنان، طبعۃ اولیٰ، ۱۴۲۲ھ

10- Greenfield, Susan, Tomorrow's People: how 21st Century technology is changing the way we think and feel. P 216, The Michigan University, Press 2003

۱۱۔روزنامہ جنگ، 2 دسمبر 2008 (صفحہ اول)، لاہور۔

۱۲۔استثناء ۲۰: ۱۰۔۱۵

۱۳۔القاموس الوحید 502/1، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور۔ ۱۴۔لسان العرب 219/5،

۱۵۔صحیح مسلم کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر الرجل (7342)

۱۶۔مصنف ابن ابی شیبہ (37474) سندہ حسن، صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد (2937)

۱۷۔مصنف ابن ابی شیبہ (37525) سندہ حسن، الدانی، ابوعمر، السنن الواردہ فی الفتن (624) سندہ صحیح۔

۱۸۔مصنف ابن ابی شیبہ (37626) مستدرک حاکم (543/4)، مجمع الزوائد (668/7)

۱۹۔بخاری کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (7131)

۲۰۔ صحیح مسلم کتاب الفتن باب قصہ الجساسہ۔ (2942)

21- http://www.jewishencyclopedia.com/view.jsp?artid=1789 & letter =

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

A. Retrired on 12-02-2010

22- Doldenberg, Robert, The origins of Judaism P.123, Cambridge University Press, 2007.

23- Encyclopedia of world religions P.12, 16. Vol: 8., Viva Book Ptv, New Delhi, 2004.

24- Encyclopedia of world religions P.43, Vol:8.

۲۵۔ زبور ۴۲:۷۲ ۔۲۶ پیدائش ۲:۱ ۲۷۔یسعیاہ ۲:۱۱

28- Schwartz, Tree of souls: The mathadology of Judasim, P.483, 485, 488. Oxford University Press.

29- Encyclopedia Judaica, Vol. 6, P. 496, Keter Publishign House.

30- Encyclopedia Judaica, Vol. 6, P. 501

31- Tree of souls: Mathodology of Judaism, P. 495

32- Tree of Souls & The Mathodology of Judaism, P 513

33-Encyclopedia of world religions, Vol. 8, P. 86

34-David Dubov, Nissan, What is jewish belief about "The end of library/article_cdo/aid/108400/http:/www.chabad.org/days, jewish/the-end-day.htm retrived on 21-01-2009

۳۵۔پیدائش ۱۰:۴۹ ۔۳۶ یسعیاہ ۶:۱۱

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.